بعون خالق زمین و زمان و خدای مکین و مکان

بتصنیف شاعر بے عدیل مضمون آفرین جبرئیل
سخن سنج یکتای آفاق جناب قاضی حافظ رئیس الدین حسن صاحب

مسمیٰ بہ

خمسہ نعت پاک احمدؐ

سنہ ۱۳۰۱ ہجری

بر غزل ناظم بلند خیال فخر شعرای ماضی و حال حافظ
ملک سخن جناب حافظ مولوی قاضی خلیل الدین حسن صاحب بلبل

بمطبع مظہری دہلی باہتمام سعی محمد مظہر الحق چھاپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد دُرِّ یکدانہ ہی گوہر ہو تو ایسا ہو
محمد آنکھہ کا تارا ہی اختر ہو تو ایسا ہو

محمد جانِ جسم و جان ہے دلبر ہو تو ایسا ہو
محمد رحمتِ حق ہی پیمبر ہو تو ایسا ہو

ہوئی ہم اوسکی امت مین مقدّر ہو تو ایسا ہو

مقدّم ہو گیا سب سے موخر ہو تو ایسا ہو
دو عالم ہی مطیعِ حکم افسر ہو تو ایسا ہو

ملا تاجِ شفاعت اوسکو سرور ہو تو ایسا ہو
محمد رحمتِ حق ہی پیمبر ہو تو ایسا ہو

ہوئی ہم اوسکی امت مین مقدّر ہو تو ایسا ہو

ضلالت نی خبر آنیکی تیری جبکہ سُن پائی
دبی پاؤن چلی ناچار جب کچھ بہی نہ بن آئی

بیک رخسار آرائی باندک جلوہ فرمائی
چھڑائی راہ گمراہی خدا کی راہ دکھلائی

جو ہادی ہو تو ایسا ہو جو رہبر ہو تو ایسا ہو

کرو ہمدم چمن پیرا بیانِ روضۂ عالی تعالی اللہ ۔ خدا ہی باغبانِ روضۂ عالی تعالی اللہ

ملک ہیں نغمہ خوانِ روضۂ عالی تعالی اللہ ۔ ہجومِ زایرانِ روضۂ عالی تعالی اللہ

خداوندا اگر انبوہِ محشر ہو تو ایسا ہو

بہارِ بیکرانِ روضۂ عالی تعالی اللہ ۔ علوِّ آستانِ روضۂ عالی تعالی اللہ

تعالی اللہ شانِ روضۂ عالی تعالی اللہ ۔ ہجومِ زائرانِ روضۂ عالی تعالی اللہ

خداوندا اگر انبوہِ محشر ہو تو ایسا ہو

زہی باغِ جنانِ روضۂ عالی تعالی اللہ ۔ زہی صحنِ مکانِ روضۂ عالی تعالی اللہ

مقیمِ آشیانِ روضۂ عالی تعالی اللہ ۔ ہجومِ زایرانِ روضۂ عالی تعالی اللہ

خداوندا اگر انبوہِ محشر ہو تو ایسا ہو

وہ دورِ زایرانِ روضۂ عالی تعالی اللہ ۔ وہ سیرِ سایرانِ روضۂ عالی تعالی اللہ

صدائے طایرانِ روضۂ عالی تعالی اللہ ۔ ہجومِ زایرانِ روضۂ عالی تعالی اللہ

خداوندا اگر انبوہِ محشر ہو تو ایسا ہو

خوشا حوران فردوس کی خوشحالی تعالی اللہ
نہیں ہے سجدہ کرنیکو جگہ خالی تعالی اللہ
بڑی ہے بھیڑ آستانی پر تری ڈالی تعالی اللہ
ہجوم زائرانِ روضۂ عالی تعالی اللہ

خداوندا اگر انبوہِ محشر ہو تو ایسا ہے

بیان کیا ہو وہانکی فارغ البالی تعالی اللہ
بھرا یثرب ہوا سارا جہان خالی تعالی اللہ
چلی آتی ہیں ہفت اقلیم کے والی تعالی اللہ
ہجومِ زائرانِ روضۂ عالی تعالی اللہ

خداوندا اگر انبوہِ محشر ہو تو ایسا ہے

زہی قسمت زہی انکی خوش اقبالی تعالی اللہ
ہزاروں لا رہی ہیں پھول کی ڈالی تعالی اللہ
بنی باغِ نبوت کے بنی مالی تعالی اللہ
ہجومِ زائرانِ روضۂ عالی تعالی اللہ

خداوندا اگر انبوہِ محشر ہو تو ایسا ہے

تلے قمقمی فانوس اور ہانڈی تعالی اللہ
حنا نرگس ہزارا لالہ گل مہندی تعالی اللہ
چنبیلی موتیا سورج مکھی جوہی تعالی اللہ
ہجومِ زائرانِ روضۂ عالی تعالی اللہ

خداوندا اگر انبوہِ محشر ہو تو ایسا ہے

خدا نے بے مثالی میں اونہیں ایسا کیا یکتا
کہ اونکی ساتھ رہنا سایہ کا بھی ناپسند آیا
سوا اسکی کسی نے سایہ کا سایہ نہیں دیکھا
سراپا سایۂ رب تھے سراپا کا نہ تھا سایا

پلے سایہ میں رب کے سایہ پرور ہو تو ایسا ہو

دل و تقدیر میں حجت ہوئی یثرب کے جانی پر
اُٹھی بخت مخالف نی نجانیکی ٹھانی پر
نہ ٹھہرا آگیا آخر کو دل بخت آزمائی پر
ملا سجدہ مری سر کو نبی کی آستانی پر

اگر سر ہو تو ایسا ہو اگر در ہو تو ایسا ہو

تہ و بالا کیا روضی نی تیری عالم بالا
ہی اونے عرش کرسی نے کہاں یہ مرتبہ پایا
نہ یہ رفعت نہ یہ زینت نہ یہ رونق نہ یہ جلوا
تری روضی سی بڑھکر عرش اعظم کا نہ رتبہ تھا

جو عظمت ہے تجھے کچھ اس بنی کی ہے برتر ہو تو ایسا ہو

رفاقت تھی خلافت حضرت صدیق اکبر کی
تھی ہمجنسی علی ابن ابی طالب کی ہمسر کی
نہ ایسا یار دنیا میں نہ ایسا خلق میں بھائی
نبی اک ثانی اثنین اور سی اک ہمسر

مصاحب ہو تو ایسا ہو برادر ہو تو ایسا ہو

یہ کہتی ہی زبانِ حال سی ایذا محبت کی
جفا کس کی کہاں جھیلوں غم کی حد سی بیحد کی مصیبت کی
سمجھ لو آپ کیا کچھ ہی تکلیف فرقت کی
مری ہی ٹیسی نہ پوچھو جو خلش ہی خارِ حسرت کی
تمہیں کہدو وجودِ لمین کوئی نشتر ہو تو ایسا ہو

یہی تھی جو شبِ معراج ہمراہی میں جاتی تھے
یہی تھی جو نیاز و ناز کی باتیں سناتی تھے
یہی تھی ہمراز ان جو آسمانوں سی وحی لاتی تھے
رسولِ کبریا کی پاس قاصد بنکی آتی تھے
رہی جبریل کی قسمت کبوتر ہو تو ایسا ہو

کبھی ہم چشمِ تر میں اشکِ خونیں بنکے بہر آئے
کسیدن ناخنِ غم سی گلے کو ہار پہنائے
بہارِ ہجراں نے ہمکو کیا کیا رنگ دکھلائے
محمد مصطفےٰ کی عشق میں جل جل کی گزر جاتے
الٰہی زیبِ تن پھولونکا زیور ہو تو ایسا ہو

دہانِ زخم خنداں اور ہمارا زخمِ دل گریاں
ہماری جانِ ستمدیدہ جگر بیتاب تن بیجان
ہمارا رنگ ہی زرد اور ہماری شکل ہی حیران
ہمارا دل ہی پُرخون اور ہماری چشم تر افشان
جو شیشہ ہو تو ایسا ہو جو ساغر ہو تو ایسا ہو

ہمارا سر ہے سرگرداں ہمارا تن ہے بیتاباں
ہمارا جسم ہے عریاں ہمارا سینہ ہے بریاں

ہمارا اشک ہے طوفاں ہمارا دکھ ہے بے درماں
ہمارا دل ہی پرخوں اور ہمارے چشم خوں افشاں

جو شیشہ ہو تو ایسا ہو جو ساغر ہو تو ایسا ہو

عجب کیا گر زمانہ میں کسی پر ہو کوئی عاشق
ہوا کیا گر خدائی پر خدائی ہو گئی عاشق

تماشا ہی یہ قدرت کا کہ ہو معشوق بھی عاشق
خدا کی آپ عاشق ہیں خدا ہے آپکا عاشق

ہو دلدادہ تو ایسا ہو جو دلبر ہو تو ایسا ہو

سراپا جرم ہیں آلودۂ عصیاں ہیں ہم بیکس
گنہگار روسیہ پر پھر خدا اتنا کرم کیجے

کہ سارے نامۂ اعمال ہوں ہم رنگ کاکل کے
تمیز اچھا نہو پھر آپکی زلف پریشاں سے

پریشاں ہم سیہ کاروں کا دفتر ہو تو ایسا ہو

سیہ کاری میں کھوئی عمر آنکھو پہ پٹی ہے
مگر ہی قوت لا تقنطو من رحمۃ اللہ

سیہ کاران اُنکی سیہ ہوں اور بھی ہے
تمیز اچھا نہو پھر آپکی زلف پریشاں سے

پریشاں ہم سیہ کاروں کا دفتر ہو تو ایسا ہو

لیا تمنی لباس فقر چھوڑی کسوت شاہی
گدائی آستان پہنی کہڑی میں خلعت شاہی
کوئی مفلس اگر آیا تو دیدی ثروت شاہی
در دولت پہ حاضر فقر میں ہی دولت شاہی
جو بے زر ہو تو ایسا ہو تونگر ہو تو ایسا ہو

کہی الفقر فخری وہ شہنشاہ حجازی ہو
نیاز و عجز اسدرجہ مقام بے نیازی ہو
اوسیکا نور مسجود ملائک اور نمازی ہو
کمال خاکساری پہ جلال سرفرازی ہو
زمیں پر ہو تو ایسا ہو فلک پر ہو تو ایسا ہو

ہے بیشک حافظ شیراز کا ہمپیہ تو اے حافظ
فراق خستہ کو تیرا پتہ کا تاکی تو اے حافظ
غضب ڈہاتا ہی ہر ہر شعر میں تیرے بھی تو اے حافظ
یگانہ مدح ممدوح خدا میں ہے تو اے حافظ
سخندان ہو تو ایسا ہو سخنور ہو تو ایسا ہو

تاریخ طبع خمسہ از نتائج فکر قاضی خلیل الدین حسن صاحب موصوف

مطبع احسن میں بحسن وجوہ
مصرع تاریخ ہی حافظ بدیہ
طبع ہوا خمسۂ نعت نبی
آج چھپا خمسۂ نعت نبی ۱۳۰۲ ھجری